باب دوم

ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

(1) عقیدۂ توحید

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- توحید کا معنیٰ ومفہوم، فرضیت واہمیت بیان کرسکیں۔
- قرآن وسُنّت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- شرک کا معنیٰ ومفہوم جان سکیں۔
- شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کرسکیں۔
- عقیدۂ توحید سے واقفیت حاصل کر کے صرف اللہ پر اپنا ایمان مضبوط کرسکیں۔
- اللہ تعالیٰ کو ایک ربّ جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رُجوع کرسکیں۔
- شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کرسکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف وکمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ہے۔

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تک اس دنیا میں جتنے انبیا کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد ویکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ کوئی شخص عقیدۂ توحید کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

عقیدۂ توحید کی اہمیت

قرآنِ مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ (سُوْرَۃُ الْاِخلاص 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اوّلیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ عقیدۂ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیّت، اُلوہیّت، اسما اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

Web Version of PCTB Textbook

عقیدۂ توحید کی اقسام

(1) توحیدِ ربوبیّت

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ
مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ (سُوْرَۃُ الرُّوم: 40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

(2) توحیدِ اُلوہیّت

توحیدِ اُلوہیّت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیّت ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝١١٠ (سُوْرَۃُ الکہف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے ربّ سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

(3) توحیدِ اسما و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسما اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسما و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسما و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

شرک اور اس کی اقسام

جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔ شرک کا لفظی معنی حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیّت اور اس کے اسما و صفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

(1) ذات میں شرک

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ (سُوْرَةُ الْاِخلاص: 3)

ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

(2) اُلوہیّت میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیّت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (سُوْرَةُ بنی اسرائیل: 23)

ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

(3) صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (سُوْرَةُ الشّورٰی: 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ

Web Version of PCTB Textbook

کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

جو شخص عقیدۂ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے، اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

- عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت مند اور بہادر رہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز وانکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے، لہٰذا بندے کے لیے تکبر و غرور کی کوئی گنجائش نہیں۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔ اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔
- عقیدۂ توحید انسان میں صبر وقناعت، بلند ہمتی اور توکّل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے اور ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔
- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُر امید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) توحید کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

(ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحیدِ ربوبیت (ب) توحیدِ اُلوہیت (ج) توحیدِ اسما (د) توحیدِ صفات

(iii) قرآنِ مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْكَوْثَرْ (ب) اَلْاِخْلَاص (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنیٰ ہے:

(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(v) لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی　　(ب) صفات میں شرک کی

(ج) اُلوہیت میں شرک کی　　(د) اسما میں شرک کی

2- مختصر جواب دیں:

(i) عقیدۂ توحید کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

(ii) عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح کریں۔

(iii) عقیدۂ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

(iv) توحیدِ اُلوہیت کی مختصر وضاحت کریں۔

(v) شرک کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) عقیدۂ توحید کی اقسام بیان کریں۔

(ii) عقیدۂ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو تلاش کر کے ہم جماعت طلبہ کے ساتھ مباحثہ کریں۔
- عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو دکھا کر طلبہ کے مابین خالقِ کائنات کی قدرت پر مذاکرہ کروائیں۔
- عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(2) عقیدۂ رسالت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عقیدۂ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی عزت و تکریم کر سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدۂ ختمِ نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- عقیدۂ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے اثرات کو جان سکیں۔

Web version of PCTB textbook

رسالت کے لغوی معنٰی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

ضرورت و اہمیت

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوّت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر آ کر ختم ہوا۔ تمام انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ (سُوْرَةُ الفاطر :24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمّت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی صفات

اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ نبی اور رسول اگر چہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ معصوم ہوتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصبِ نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۳﴾ (سُوْرَةُ محمد :33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے اس سلسلے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

(1) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے آنے والے انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(2) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے تمام انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعتِ محمدی ہی واجب الاطاعت ہے۔

(3) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

Web Version of PCTB Textbook

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔
(سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ: 3)

(4) سابقہ انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

ختمِ نبوّت

قرآنِ کریم کی حفاظت اس لیے بھی ضروری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنّتِ نبوی کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔ ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی: 2219)

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان کے بعد اُمّت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا۔ ختم نبوّت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں جن لوگوں نے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبوّت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) رسالت کا لغوی معنٰی ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا
(ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

(الف) رسالت (ب) تقدیر
(ج) آخرت (د) ایمان بالملائکۃ

Web Version of PCTB Textbook

(iii) جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح عَلَیْهِ السَّلَام　　(ب) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام

(ج) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام　　(د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(iv) تمام انبیا کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام　　(ب) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام

(ج) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام　　(د) حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحبِ کتاب　　(ب) معصومیت

(ج) آخری نبی ہونا　　(د) واجب الاطاعت

2- مختصر جواب دیں:

(i) رسالت کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

(ii) رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔

(iii) ختمِ نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

(v) عقیدۂ ختمِ نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

(ii) عقیدۂ ختمِ نبوت پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اساتذہ اور والدین کی راہ نمائی میں ختمِ نبوت پر مواد اکٹھا کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- عقیدۂ رسالت کے متعلق آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کو عقیدۂ رسالت کے عملی تقاضوں سے آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(3) ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن و سنّت کی روشنی میں بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب، اور آخرت) کے بارے میں جان سکیں۔
- بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) پر ایمان کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- ان عقائد پر ایمان لانے کی روح کو سمجھتے ہوئے روزمرّہ معاملات میں اپنے قول و فعل میں تضاد ختم کر کے ان کی اصلاح کر سکیں۔
- مذکورہ عقائد کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ عقائد کو مضبوط بنانے کی غرض سے قرآن وسنّت کے مطالعے کا رجحان پیدا کر سکیں۔
- عقیدۂ آخرت کی روح کو سمجھتے ہوئے ذاتی اصلاح کی عملی کوشش کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ ''مَلَکٌ'' کی جمع ہے جس کا معنیٰ ''فرشتہ'' ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ التحریم: 6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔
- اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا۔
- قرآنِ مجید کے مطابق فرشتے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر نازل ہوتے ہیں، لہٰذا فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ مشکلات کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصرت اور مدد لے کر نازل ہوں گے۔

آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا بنیادی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے

اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیا کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

- تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
- زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی
- انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- قرآنِ مجید، حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوا۔

- ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔
- قرآنِ مجید نے پہلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآنِ مجید کے احکام و قوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔

آخرت پر ایمان

عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیکوکاروں کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنّم ہوگا۔ قرآن مجید میں بار بار عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔

- عقیدۂ آخرت پر یقین انسانوں کو درس دیتا ہے کہ یہ دنیا عارضی اور ختم ہونے والی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساری کائنات فنا ہو جائے گی، لہٰذا انسان اس دنیا میں جو اعمال کرے گا، ان اعمال کا پورا بدلہ انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔
- عقیدۂ آخرت پر ایمان زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہوگا، انسان کا کردار اور اخلاق اتنا ہی اچھا ہوگا، کیوں کہ اسے یقین ہوگا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔
- عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ذمہ دار اور حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں ایثار و قربانی جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی ہو جاتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) مَلَكٌ کا معنیٰ ہے:

(الف) فرشتہ　(ب) انسان　(ج) جن　(د) بادشاہ

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کو　(ب) حضرت نوح علیہ السلام کو　(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو　(د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(iii) فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:

(الف) احساسِ ذمہ داری کا (ب) صبر وتحمل کا (ج) عفوودرگزر کا (د) استقامت کا

(iv) تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:

(الف) قرآنِ مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

(v) آخرت سے مراد ہے:

(الف) موت کے بعد کی زندگی (ب) ختم ہونے والی زندگی (ج) دنیاوی زندگی (د) لمبی زندگی

-2 مختصر جواب دیں:

(i) فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

(ii) فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔

(iii) چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

(iv) فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

(v) آخرت کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں۔

-3 تفصیلی جواب دیں:

(i) آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

(ii) عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- جماعت کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ان میں شاملِ نصاب بنیادی عقائد سے متعلق مستند ذرائع (قرآن وحدیث) سے اکٹھے کیے گئے معاون مواد کو تقسیم کیا جائے۔ طلبہ دیے گئے مواد کا مطالعہ کریں اور اہم نکات کی فہرست تیار کرکے جماعت کے سامنے پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- سبق میں مذکور عقائد کے بارے طلبہ کو سکول لائبریری سے کتب کا مطالعہ کروائیں۔
- مختلف فرشتوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں طلبہ کو تفصیل سے آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ب) عبادات

(1) نماز

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں نماز کی فرضیت جان سکیں۔
- نماز بالخصوص با جماعت نماز کی فضیلت و اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- نماز کے بنیادی فلسفے کا فہم حاصل کر سکیں۔
- نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد سمجھ سکیں۔
- نماز کی پابندی کرنے کے ظاہری و باطنی اثرات (طہارت و پاکیزگی، نظم وضبط، پابندیِ وقت، تزکیہ نفس) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- نماز کی فرضیت اور فوائد کو سمجھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں با جماعت نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔
- نماز کے احکام و مسائل گھر/مسجد سے سیکھ کر اُن پر عمل کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنّت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قُربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس دیتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (سُوْرَةُ النّساء :103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے۔ جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نے عرض کی: نہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:668)

نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قراءت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری:645)

ایک اور مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم:1491)

گویا نماز ایک امانت ہے۔ اس امانت کو بروقت ادا کرنا ہی مطلوب ہے۔ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنّت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم:254)

نماز کے فوائد و ثمرات

- گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذاتِ خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔
- نماز ہمدردی، ایثار، اخوّت و محبّت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔
- نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں، تاکہ ہم نماز کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) نماز کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) جنّت کی کنجی (ب) جنّت کا دروازہ (ج) جنّت کا حُسن (د) جنّت کا ستون

(ii) پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(iii) باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:

(الف) تیئیس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(iv) عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:

(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(v) باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم وضبط کی (د) کفایت شعاری کی

2- مختصر جواب دیں:

(i) وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(ii) پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سی مثال دی ہے؟

(iii) نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔

(iv) مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔

(v) نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) نماز کے فوائد وثمرات تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- فرض نمازوں کے علاوہ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی نمازوں کے چارٹ بنائیں، جن میں نمازوں کے نام، رکعتیں، اوقات مقام، حیثیت (فرض، واجب، سنّت، نفل) شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- بچوں کو طہارت و پاکیزگی کے واضح تصوّر کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(2) روزہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں روزے کے مقصد اور فلسفے سے واقف ہو سکیں۔
- روزے کی اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزے کے روحانی وجسمانی اور معاشرتی فوائد سمجھ سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی ومالی عبادات بالخصوص تلاوتِ قرآن مجید، قیامُ اللیل، تراویح، شبِ قدر، اعتکاف کرنے، سحری کرنے، افطار کرنے اور صدقہ وخیرات کی فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزے کے ظاہری وباطنی اثرات (تقویٰ، طہارت وپاکیزگی، نظم وضبط، پابندیِ وقت، تزکیہ نفس، ایثار) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- مکمل آداب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور عملی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- ماہِ رمضان میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ، اہلِ بیتِ اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔
- ماہِ رمضان میں بدنی عبادات، صدقات وخیرات، ایثار وغم خواری کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

ارکانِ اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنیٰ رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔ روزہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں روزے کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ روزے کے اوّلین مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سفر اور مرض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ روزے کا مقصد چوں کہ پرہیزگاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''
(سنن ابی داؤد:2362)

طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔

خود سحری وافطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم:1923)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دستر خوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی:8047)

نزولِ قرآنِ مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ ربّ العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تلاوتِ کلامِ مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآنِ مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین وحضرات اعتکاف کی سنّت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بھی عبادت میں کمربستہ ہوجاتے تھے۔ اہلِ بیتِ اطہار رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتیں تھیں۔ حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری:1903)

روزے کے فوائد وثمرات

- روزے رکھنے سے جہاں اطمینانِ قلب اور صبر وشکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔
- روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوۃ وصدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔
- مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم وضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔
- روزے سے مسلمانوں میں تقوٰی و پرہیزگاری، جسمانی وروحانی طہارت اور ایثار وہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات وخیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہوسکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کرواسکیں اور دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرسکیں۔ ہمیں رمضان المبارک کے معمولات کو سال بھر جاری رکھنا چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) قرآنِ مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:

(الف) تقوٰی کا حصول (ب) دوسروں سے ہمدردی

(ج) صدقات وخیرات کی کثرت (د) غربا ومساکین کی امداد

(ii) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:

(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (ب) جس میں سحری نہ کی جائے

(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(iii) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) عفو ودرگزر کے (د) کفایت شعاری کے

(iv) مقررہ وقت پر سحر وافطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صبر وتحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم وضبط کی (د) صلہ رحمی کی

(v) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:

(الف) بھوک پیاس کا (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزّتِ نفس کا

2- مختصر جواب دیں:

(i) صوم کا معنیٰ ومفہوم تحریر کریں۔

(ii) روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

(iii) روزہ انسان کو پابندیِ وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

(iv) رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

(v) روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔

(ii) روزے کے فوائد وثمرات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ ماہِ رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں۔
- طلبہ اپنے رشتہ داروں اور محلے کے غریب ونادار لوگوں کی فہرست بنائیں اور ان میں خود فطرانہ اور صدقات وخیرات تقسیم کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- رمضان المبارک کے فوائد وثمرات کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- طلبہ کو روزہ رکھنے اور احترام رمضان المبارک کے متعلق احکام سے آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook